بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

جناب اسپیکر اور معزز اراکین صوبائی اسمبلی

اسلام علیکم!

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ درود و سلام ہو حضورِ اکرم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر، جن کی حیاتِ طیبہ پوری انسانیت کے لیے رشد و ہدایت کا سرچشمہ اور مشعلِ راہ ہے۔

جنابِ اسپیکر!

یہ میرے لیے اور اس ایوان کے لیے ایک یادگار لمحہ ہے کہ 2013 سے خیبر پختونخوا کے باشعور عوام نے مسلسل پاکستان تحریک انصاف کی قیادت پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ یہ اعتماد ہماری شفاف طرزِ حکمرانی عوامی خدمت اور سماجی انصاف پر مبنی حکمت عملیوں کا ثبوت ہے۔

جنابِ اسپیکر!

موجودہ مالی سال کے دوران محدود وسائل کے باوجود ہماری حکومت نے عوامی خدمت، شفافیت، کفایت شعاری، گڈ گورننس اور ترقیاتی منصوبوں کی

بروقت تکمیل کو یقینی بنایا۔ اسی وژن کے تسلسل میں آج کا بجٹ پیش کیا جا رہا ہے۔

جنابِ اسپیکر!

عالمی معاشی اورسیاسی چیلنجزکےباوجود، یہ بجٹ حکومتِ خیبر پختونخوا کے عوام دوست وژن کی عکاسی کرتاہے، جس کا مرکز عوامی فلاح، سماجی تحفظ اورپائیدارترقی ہے۔اس بجٹ میں کمزور اور متوسط طبقے کی معاونت، معیاری خدمات کی فراہمی پسماندہ اضلاع کی ترقی، آبی وسائل کے تحفظ، گرین اکانومی اور ڈیجیٹل خیبر پختونخوا کے فروغ کو ترجیح دی گئی ہے تاکہ ترقی کے ثمرات ہر شہری تک پہنچ سکیں۔انشاءاللہ یہ بجٹ صوبے کو معاشی استحکام، خود انحصاری اوربہتر طرزِ حکمرانی کی جانب مزید مضبوطی سے لے کر جائے گا۔

جنابِ اسپیکر!

سال2013سے پاکستان تحریکِ انصاف کی قیادت میں خیبر پختونخوا نے معاشی استحکام اور پائیدار ترقی کی جانب ایک تاریخی سفرطے کیا ہے۔8فروری2024 کو صوبے کے غیور عوام نے ایک بار پھرعمران خان کے وژن پر اپنے اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ہمیں تاریخی مینڈیٹ دیا۔

تحریکِ انصاف کی قیادت میں صوبے نے نہ صرف معاشی چیلنجز کا مقابلہ کیا بلکہ مالیاتی نظم و ضبط، شفافیت اور گڈ گورننس کے نئے معیار بھی قائم کیے۔ ہماری حکومت نے ڈیجیٹلائزیشن، ای-گورننس، بروقت عوامی شکایات کے ازالے اور ادارہ جاتی احتساب کو مزید مؤثر بنایا ہے۔

وسائل کی منصفانہ تقسیم، میرٹ کی بالادستی اور اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی کے ذریعے حکومت نے عوامی خدمت کو ترجیح دی ہے۔ ہماری ترجیح صرف معاشی بہتری نہیں بلکہ ایسا نظام ہے جو ہر شہری کے لیے ترقی اور خوشحالی کو یقینی بنائے۔

جناب اسپیکر!

اب میں اس ایوان کی توجہ اس سال کی کارکردگی کی طرف دلاؤں گا۔

- محصوالات کے شعبے میں خیبر پختونخوا نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ حکومت خیبر پختونخوا نے مالی سال 26-2025 کے پہلے 10 ماہ میں 102 ارب روپے کے صوبائی محصولات جمع کیے ہیں جس میں ٹیکس محصولات 69.7 ارب اور نان ٹیکس محصولات 32.3 ارب جمع ہو چکے ہیں ۔ جس میں سب سے نمایاں خیبر پختونخوا ریوینیو اتھارٹی کے 43.698 ارب روپے کے محصولات ہیں۔ اگر اسی

شرح سے باقی 2 ماہ کی بھی محصولات کا اندازہ لگالیا جائے تو قوی امکان ہے کہ صوبہ مقرر شدہ 129 ارب کا ہدف با آسانی حاصل کر سکے گا جو کہ صوبے کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل ہے۔

- اسی طرح نان ٹیکس ریونیو بھی بڑھ کر 32.293 ارب روپے تک پہنچ گیا ہے۔ یہ کامیابی صوبے کے مؤثر مالیاتی نظم و ضبط کا واضح ثبوت ہے۔
- خیبر پختونخوا حکومت نے اسلامی مالیاتی نظام کے فروغ اور شرعی اصولوں کے مطابق مالی خدمات تک رسائی بڑھانے کے لیے دو تکافل کمپنیوں، جنرل تکافل اور فیملی تکافل، کے قیام کا آغاز کیا ہے۔ یہ اقدام صوبے میں رسک پروٹیکشن اور بچت کی اسلامی سہولیات کا ایک منظم ادارہ جاتی فریم ورک فراہم کرے گا۔ موجودہ مالی سال میں ان کمپنیوں کے قیام کے لیے ضروری فزیبلٹی اور رجسٹریشن کے مراحل مکمل کیے گئے ہیں۔
- اسی طرح محکمہ خزانہ نے موجودہ مالی سال میں سرکاری محکموں کے لیے ڈیجیٹل ورک اسپیس متعارف کرایا ہے جس کے نتیجے میں سرکاری امور مکمل طور پر پیپر لیس ہو گئے ہیں۔ اس اقدام سے دفتری کارروائیوں میں تیزی، شفافیت اور افادیت میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ یہ اصلاحات جدید ٹیکنالوجی پر مبنی گورننس کی طرف اہم پیش رفت ہیں اور ادارہ جاتی کارکردگی کو مزید مضبوط کرتی ہیں۔

- خیبر پختونخوا حکومت نے مالی سال26- 2025 کے لیے کلائمیٹ اور جینڈر بجٹ ٹیگنگ کا ایک جامع اور ادارہ جاتی نظام متعارف کرایا ہے، جو شفافیت اور شواہد پر مبنی پالیسی سازی کی سمت ایک اہم پیش رفت ہے۔ عمران خان صاحب کے وژن کے مطابق مالی سال26-2025 کے بجٹ میں مجموعی اخراجات جاریہ کا 7 فیصد کلائمیٹ سے متعلق اقدامات کے لیے جبکہ 9 فیصد جینڈر بیسڈ اخراجات کے لیے مختص کیا گیا۔ یہ رقم ماحولیاتی تبدیلیوں کے اثرات کا مقابلہ کرنے، قدرتی آفات سے نمٹنے، لڑکیوں کی تعلیم کے فروغ، صحت کی بہتر سہولیات اور خواتین کو بااختیار بنانے پر مرکوز ہے۔
- اسی طرح محکمہ خزانہ نے موجودہ مالی سال میں 7952 نئی آسامیوں کی تخلیق کی ہے، جس کی مالیاتی لاگت 10.561 ارب روپے ہے۔اس سے صوبے میں سروس ڈیلیوری میں نمایاں بہتری آئے گی۔
- مزید برآں، حکومت سماجی تحفظ کے دائرہ کار کو وسعت دینے، کیش مینجمنٹ اصلاحات ، مالی وسائل کے بہتر انتظام اور "کیش لیس خیبر پختونخوا" اقدام کے ذریعے ڈیجیٹل ادائیگیوں کے فروغ پر کام کر رہی ہے۔ ان اقدامات کا مقصد شفافیت کو بہتر بنانا اور جدید، مؤثر اور ڈیجیٹل معیشت کی طرف پیش رفت کو تیز کرنا ہے۔

جنابِ اسپیکر!

حکومتِ خیبر پختونخوا انسانی ترقی، بالخصوص صحت کے شعبے، کو اپنی اولین ترجیح سمجھتی ہے۔ عمران خان صاحب کا وژن ہر شہری کو معیاری، قابلِ رسائی اور مؤثر طبی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ صحت کارڈ پروگرام، جسے عبوری حکومت نے معطل کر دیا تھا، ہماری حکومت نے نہ صرف اسے بحال کیا بلکہ جاری مالی سال میں اسکے لئے 41 ارب روپے مختص کیے جس سے اب تک 12 لاکھ 4 ہزار خاندان مفت علاج کی سہولت سے مستفید ہوئے ہیں۔ اسکے علاوہ مزید بہترین نجی ہسپتالوں کو بھی صحت کارڈ پروگرام میں شامل کیا گیا ہے تاکہ عوام کو معیاری طبی خدمات کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔

جنابِ اسپیکر!

عمران خان صاحب کی حکومت تعلیم کو قومی ترقی اور روشن مستقبل کی بنیاد سمجھتی ہے۔ ہماری حکومت ہر بچے کو مساوی، معیاری اور جدید تعلیمی مواقع فراہم کرنے کے لیے پُرعزم ہے۔ جاری مالی سال میں تعلیم کے شعبے میں اہم اقدامات کیے گئے:

- نئے پرائمری، پری فیبریکیٹڈ اور ماڈل سکولوں کے قیام سے تعلیمی رسائی میں اضافہ کیا گیا جبکہ اضافی کلاس رومز، باؤنڈری والز، سائنس لیبارٹریز، واش رومز اور امتحانی ہالز کی تعمیر پر بھی کام کیا گیا۔

- اسی طرح رواں مالی سال میں اسکولز میں فرنیچر فراہمی کے لئے 7 ارب روپے جاری کئے گئے جس سے 23,076 سکولوں میں فرنیچر کی دستیابی کو یقینی بنایا جارہا ہے۔
- ضم شدہ اضلاع میں ماڈل سکولوں کے قیام، کیڈٹ کالجز اور خواندگی پروگراموں پر کام کیا گیا۔
- 1,100 سکولوں کو شمسی توانائی پر منتقل کیا گیا جبکہ 100 نئے پرائمری سکول تعمیر کیے گئے۔ اس کے علاوہ 63 پرائمری، 58 مڈل اور 73 متاثرہ سکولوں کی بحالی پر بھی کام کیا گیا ہے۔
- ضم شدہ اضلاع کے 10,000 طلبہ و طالبات میں 9,000 روپے فی طالب علم کے حساب سے وظیفہ تقسیم کیا گیا۔ س
- اساتذہ کی کمی دور کرنے کے لیے 10,000 سے زائد پرائمری اساتذہ کی بھرتی کی منظوری دی گئی جبکہ 2,500 ایجوکیشن انٹرنز کی شمولیت کی منظوری بھی دی گئی۔
- ای-ٹرانسفر سسٹم اور سکول سیلف رپورٹنگ پورٹل (School Self Reporting Portal) جیسی جدید ڈیجیٹل اصلاحات متعارف کروائی گئیں، جس سے تعلیمی نظام میں شفافیت، کارکردگی اور مؤثر نگرانی کو فروغ ملا۔

جناب اسپیکر!

مجھے اس ایوان کو یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ عمران خان صاحب کی حکومت نے بہتر طرزِ حکمرانی اور کفایت شعاری کی حکمتِ عملی کو اپناتے ہوئے خدمات کی فراہمی میں دیگر شعبوں کے ساتھ ساتھ امداد، بحالی و آبادکاری کے شعبے میں بھی تاریخی اقدامات اُٹھائے جو موجودہ صوبائی حکومت کی بالغ نظری اور دور اندیشی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جنابِ اسپیکر!

سال 2025 میں بارشوں اور سیلاب سے پورا صوبہ بالخصوص شمالی علاقہ جات بُری طرح متاثر ہوئے۔ قیمتی انسانی جانوں کے نقصان کے ساتھ ساتھ ، مال مویشی، نجی و سرکاری املاک اور کاروباری مراکز کو بھی شدید نقصان پہنچا۔اس ہنگامی صورتِ حال سے نمٹنے کے لئے صوبائی حکومت نے بروقت اقدامات کر کے نہ صرف مزید نقصان کے خدشہ کو کم کیا بلکہ ہر شعبہِ زندگی میں ہونے والے نقصان کے ازالہ کے لئے بھی تاریخی عملی اقدامات کیئے۔

جناب اسپیکر!

یہاں میں یہ بات واضح کرتا چلوں کہ یہ تمام اقدامات صوبائی حکومت نے اپنے محدود وسائل سے کیئے۔اس میں وفاقی حکومت یا امدادی اداروں کی جانب سے کسی بھی

قسم کا تعاون شامل نہیں تھا جو ایک غریب صوبہ کی خودداری، احساسِ ذمہ داری اور بہترین طرزِ حکومت کی ایک عملی مثال ہے۔

جنابِ اسپیکر!

رواں مالی سال کے دوران بارشوں اور سیلاب میں فوت شدہ افراد کے لواحقین اور زخمیوں کی مالی اعانت کے لئے 29.4 ارب روپے جاری کئے گئے۔ مویشیوں اور املاک بشمول گھروں، دکانوں اور فصلوں کے نقصانات کے ازالہ کے لئے 5.10 ارب روپے جاری کئے گئے۔

جناب اسپیکر!

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ ہمارا صوبہ گزشتہ دو دہائیوں سے دہشتگردی کے خلاف جنگ میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ یہاں ہونے والے فوجی آپریشنز کی وجہ سے ہمارے صوبہ بالخصوص ضم شدہ اور دیگر اضلاع کے عوام وقتاً فوقتاً اپنا گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ رواں سال بھی موسمِ سرما میں ہونے والے آپریشن کے دوران صوبائی حکومت کو بے گھر افراد کی مناسب دیکھ بھال اور انتظامات میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم اسے اپنے لئے ایک چیلنج سمجھتے ہوئے یہاں بھی صوبائی حکومت نے وفاقی حکومت کے تعاون کے بغیر، اپنی مدد آپ کے تحت تاریخی اور مثالی اقدامات کئے اور عارضی طور پر بے گھر افراد کی کی رہائش کے لئے کیمپوں کے انتظام، اشیائے خورونوش

اور سفری و دیگر سہولیات کی فراہمی کے لئے 18.11 ارب روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے

جناب اسپیکر!

سماجی بہبود کے شعبہ کی بات کریں تو گزشتہ مالی سال کے دوران صوبائی حکومت نے رمضان پیکیج کے تحت 10 ارب روپے کے فنڈز فراہم کئے جس سے 10 ہزار روپے فی خاندان کے حساب سے 10 لاکھ 16 ہزار 3 سو 94 خاندان مستفید ہوئے۔ اسی طرح رواں مالی سال کے دوران بھی صوبائی حکومت نے ماہِ رمضان المبارک میں صوبہ کے غریب اور نادار لوگوں کی مالی اعانت کے جذبہ کے تحت 13.570 ارب روپے فراہم کئے جس سے فی خاندان 12 ہزار 5 سو روپے کے حساب سے 10 لاکھ 34 ہزار 3 سو 73 خاندان مستفید ہوئے۔

جنابِ اسپیکر!

ہر سال کی طرح اس سال بھی امن و امان کا قیام حکومت خیبر پختونخواہ کی اہم ترجیح رہا۔ اسی مقصد کے تحت رواں مالی سال میں امن و امان کے لیے 164.522 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اسکے مؤثر استعمال سے اہم کامیابیاں حاصل ہوئیں:

- پولیس کی آپریشنل صلاحیت بڑھانے کے لیے جدید اسلحہ، سنائپر رائفلز، تھرمل ویپن سائٹس، بلٹ پروف گاڑیاں، اے پی سیز اور موٹر سائیکلیں فراہم کی گئیں۔

- بندوبستی اور ضم شدہ اضلاع میں تھرمل بائنوکولرز (Thermal Binoculars)، سرویلنس ڈرونز، اینٹی ڈرون گنز اور جیمرز کی فراہمی سے سیکیورٹی نظام مزید مضبوط بنایا گیا۔
- پشاور سیف سٹی منصوبہ مکمل فعال کر دیا گیا، جبکہ ڈی آئی خان، بنوں اور لکی مروت میں اس پر کام جاری ہے۔
- پولیس کے شہداء کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے شہداء پیکج میں رواں مالی سال میں 10 فیصد کا اضافہ کیا۔ اس سال اب تک 151 شہداء اور 155 زخمیوں کے لئے مجموعی طور پر 1.63 ارب روپے جاری کئے جا چکے ہیں۔

جناب اسپیکر!

حکومتِ خیبر پختونخوا مضبوط انفراسٹرکچر کو معاشی ترقی، روزگار اور خوشحالی کی بنیاد سمجھتی ہے۔ مالی سال 2025-26 میں 53.186 ارب کے ترقیاتی بجٹ سے صوبے بھر میں سڑکوں اور رابطہ نظام کی بہتری کے لیے نمایاں پیش رفت کی گئی۔

- صوبائی روڈ نیٹ ورک کی بہتری کے لیے 595 منصوبوں پر کام جاری رہا۔
- اپریل 2026 تک 94 منصوبے مکمل کیے گئے۔
- صوبے بھر میں ریکارڈ 1218 کلو میٹر سڑکوں کی تعمیر و بحالی مکمل کی گئی۔

جناب اسپیکر!

حکومت خیبر پختونخواہ بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کو معاشرے کا اہم ستون سمجھتی ہے۔ آئینِ پاکستان کی روشنی میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ ہماری حکومت کی اہم ترجیحات میں شامل ہے۔

- اسی وژن کے تحت حکومت نے صوبے بھر میں اقلیتوں کی عبادت گاہوں کی تزئین و آرائش اور بحالی پر 99.40 ملین روپے خرچ کیے ۔
- اقلیتی برادریوں کے لیے ویلفیئر پیکیجز کی مد میں مختص فنڈز سے 16.88 ملین روپے براہِ راست عبادت گاہوں کے ضروری سامان کی خریداری پر استعمال کیے گئے۔
- بین المذاہب ہم آہنگی اور کمیونٹی ایکسچینج پروگراموں پر 15.55 ملین روپے خرچ کیے گئے۔
- ضم شدہ اضلاع سمیت صوبے بھر کے اقلیتی طلباء کے لیے اسکالرشپ پروگرام کی مد میں 40.00 ملین روپے فراہم کیے گئے۔

جناب اسپیکر!

بورڈ آف ریونیو صوبے میں اراضی ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن، محصولات کے نظام میں شفافیت، جدید ٹیکنالوجی کے استعمال اور عوام کو تیز تر خدمات کی فراہمی کے لیے مسلسل

اقدامات کر رہا ہے۔ مالی سال 26-2025 کے دوران اصلاحات کے عمل کو مزید وسعت دی گئی ہے۔

- اراضی ریکارڈ کی ڈیجیٹلائزیشن کے لیے GIS ٹیکنالوجی کے استعمال کو مزید وسعت دی گئی۔
- مختلف اضلاع میں لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن اور انتقالات سسٹم کو مزید مؤثر بنایا گیا۔
- 3,403 موضع جات میں ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن مکمل کی گئی جبکہ مزید موضع جات میں کام جاری ہے۔
- اراضی ریکارڈ سے متعلق خدمات کی فراہمی میں شفافیت اور سہولت کے لیے جدید ڈیجیٹل پلیٹ فارمز متعارف کرائے گئے۔
- دستک ایپ کے ذریعے شہریوں کو گھروں کی دہلیز پر ریونیو خدمات کی فراہمی کا آغاز کیا گیا۔

جناب اسپیکر!

اب میں مالی سال 27-2026 کے بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ گزشتہ برسوں میں ہماری ترجیح صوبے کی مضبوط بنیادوں کی تعمیر تھی۔ ہم نے اداروں کو مستحکم کیا، مالی نظم و ضبط کو فروغ دیا، معیشت کو مشکلات سے نکالا اور ترقی کے لیے ضروری صلاحیت پیدا کی۔ یہ وہ مرحلہ تھا جس میں ہم نے صوبے کے روشن مستقبل کی بنیاد رکھی۔ آج، جب یہ

بنیادیں مضبوط ہو چکی ہیں، تو ہماری توجہ محض تعمیر سے آگے بڑھ کر عوامی خوشحالی پر مرکوز ہے۔ عمران خان صاحب کے وژن کے مطابق، اس سال کا بجٹ "خوشحال خیبر پختونخوا" کے وژن کی عکاسی کرتا ہے، جہاں ہماری ترجیح یہ ہے کہ ترقی کے ثمرات ہر گھر، ہر نوجوان، ہر کسان، ہر مزدور اور ہر کاروبار تک پہنچیں۔

جناب اسپیکر!

اب میں اس معزز ایوان کو مالی سال 27-2026 کے بجٹ کی تفصیل سے آگاہ کروں گا جس میں محصولات اور اخراجات کا تخمینہ شامل ہے۔

سب سے پہلے آتے ہیں محصولات کی جانب جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	محصولات کی تفصیل	ارب روپے
1	وفاقی ٹیکس محصولات (Federal Tax Assignment)	1240.674
2	دہشت گردی کے خلاف جنگ کے لیے قابلِ تقسیم 1 فیصد حصہ (1% of Divisible Pool on War & Terror)	149.076
3	تیل و گیس پر سرچارج کی مد میں براہِ راست منتقلی (Straight Transfer)	53.597
4	ونڈفال لیوی آن آئل (Windfall Levy on Oil)	24.863
5	پن بجلی کے خالص منافع کی مد میں محصولات (موجودہ سال) (Net Hydel Profit Current Year)	38.280

78.450	پن بجلی کے خالص منافع کی مد میں محصولات (بقایاجات) (Net Hydel Profit Arrears)	6
1584.939	**کل میزان(Total)**	

جنابِ اسپیکر!

اب میں معزز ایوان کو مالی سال 27-2026 صوبائی محاصل کا خلاصہ پیش کرونگا جو 129 ارب سے بڑھ کر 182.410 ارب ہو گئے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہم نئے ٹیکسوں کی بجائے ٹیکس بیس میں اضافے پر توجہ دے رہے ہیں۔

ارب روپے	محصولات کی تفصیل	نمبر شمار
115.930	ٹیکس محصولات(Tax Receipts)	1
66.480	نان ٹیکس محصولات(Non-Tax Receipts)	2
182.410	**کل میزان(Total)**	

جنابِ اسپیکر!

اب میں اس معزز ایوان کو وفاقی حکومت سے ضم اضلاع کے لئے ملنے والی رقم کی تفصیل سے آگاہ کرونگا:

نمبر شمار	محصولات کی تفصیل	ارب روپے
1	اخراجاتِ جاریہ گرانٹ(Current Budget Grant)	95
2	سالانہ ترقیاتی پروگرام (Annual Development Programme)	29
3	تیز ترعملدرآمد پروگرام(اے آئی پی) (Accelerated Implementation Programme)	52.284
4	عارضی طور پر بے گھر افراد کے لیے (Temporarily Displaced Persons)	17
5	District ADP	5.8
	کل میزان(Total)	**199.084**

جنابِ اسپیکر!

بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے محصولات بھی ہمارے بجٹ کا ایک اہم حصہ ہیں۔

نمبر شمار	محصولات کی تفصیل	ارب روپے
1	بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبے (Foreign Projects Assistance)	150.02
	کل میزان(Total)	**150.02**

جنابِ اسپیکر!

وفاقی حکومت کی جانب سے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی گرانٹس کی تفصیل درج ذیل ہیں:

ارب روپے	محصولات کی تفصیل	نمبر شمار
5.188	وفاقی حکومت کی امداد سے چلنے والے ترقیاتی و غیر ترقیاتی منصوبے (Development + Non-Development Grants - PSDP)	1
5.188	**کل میزان(Total)**	

جنابِ اسپیکر!

اب میں اس معزز ایوان کے سامنے تمام محصولات کا خلاصہ پیش کرتا ہوں:

ارب روپے	محصولات کی تفصیل	نمبر شمار
1584.939	وفاقی محصولات(Federal Receipts)	1
182.410	صوبائی محصولات(Provincial Own Receipts)	2
0.359	دیگر محصولات(Other Receipts	3
199.084	ضم شدہ اضلاع کی مد میں محصولات (Merged Districts Receipts)	4
150.020	بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے محصولات (Foreign Projects Assistance)	5
5.188	وفاقی حکومت کی امداد سے چلنے والے ترقیاتی و غیر ترقیاتی منصوبے (Development + Non-Development Grants - PSDP)	6
2122.00	**کل میزان(Total)**	

جناب اسپیکر!

یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ وفاقی حکومت نے وعدوں کے برعکس سالانہ 100 ارب روپے کی اے آئی پی (AIP) گرانٹ فراہم کرنے کے بجائے وفاقی بجٹ میں صرف 27 ارب روپے مختص کیے ہیں، جو ایک نمایاں کمی اور وعدہ خلافی کے مترادف ہے۔

جناب اسپیکر!

اب میں اس معزز ایوان کو مالی سال 2026-27 کے اخراجات کا تخمینہ پیش کرونگا جس میں اخراجاتِ جاریہ اور ترقیاتی اخراجات شامل ہیں۔

جنابِ اسپیکر!

مالی سال 2026-27 میں بندوبستی اضلاع کے لیے جاری اخراجات کا کل تخمینہ 1465.708 ارب روپے ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	اخراجات کی تفصیل	ارب روپے
1	صوبائی تنخواہیں (Provincial Salary)	334.333
2	تحصیل تنخواہیں (Tehsil Salary)	305
3	پنشن (Pension)	201.457
4	غیر تنخواہی اخراجات (Non-Salary)	457.10

43.485	غیر تنخواہی اخراجات (تحصیل) (Non-Salary Expenditure – Tehsil)	5
45.360	کیپیٹل اخراجات(Capital Expenditure)	6
22	دیگر اخراجات(Miscellaneous Expenditure)	7
57	Debt Management Fund	8
1465.708	**کل میزان(Total)**	

جنابِ اسپیکر!

مالی سال 27-2026میں ضم شدہ اضلاع کے لیے جاری اخراجات کا کل تخمینہ 180ارب روپے ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

ارب روپے	اخراجات کی تفصیل	نمبر شمار
65.432	صوبائی تنخواہیں(Provincial Salary)	1
49	تحصیل تنخواہیں(Tehsil Salary)	2
5.596	پنشن(Pension)	3
29.948	غیر تنخواہی اخراجات(صوبائی) (Non-Salary Expenditure)	4
13.033	غیر تنخواہی اخراجات(تحصیل) (Non-Salary Expenditure – Tehsil)	5

6	عارضی طور پر بے گھر افراد کے لیے بجٹ (Temporarily Displaced Persons)	17
	کل میزان(Total)	**180**

یہاں پر یہ امر خصوصی طور پر اجاگر کرنے کی ضرورت ہے کہ وفاقی حکومت نے ان اخراجات کی مکمل ذمہ داری لینے کی بجائے صرف 95ارب روپے مختص کیے ہیں۔

جنابِ اسپیکر!

صوبے کے کل اخراجاتِ جاریہ کا خلاصہ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	اخراجات کی تفصیل	ارب روپے
1	بندوبستی اضلاع(Settled Districts)	1465.708
2	ضم شدہ اضلاع(Merged Districts)	180.000
	کل میزان(Total)	**1645.708**

جناب اسپیکر!

اب میں ترقیاتی بجٹ کی طرف آتا ہوں۔مالی سال 26-2025 میں صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام کی مد میں 195 ارب روپے مختص تھے تاہم حکومت مختص بجٹ سے بڑھ کر اب تک کل 228ارب روپے جاری کرچکی ہے۔اب میں اس معزز ایوان کو ترقیاتی اخراجات کی تفصیل سے آگاہ کرونگا جس کی مد میں 524.292ارب روپے مختص کیے گئے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ارب روپے	اخراجات کی تفصیل	نمبر شمار
235	صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام (Provincial Annual Development Program)	1
47	ضلعی سالانہ ترقیاتی پروگرام (District Annual Development Program)	2
29	ضم شدہ اضلاع کا صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام (Merged Areas Annual Development Program)	3
5.8	ضم شدہ اضلاع کا ضلعی سالانہ ترقیاتی پروگرام (MAs District Annual Development Program)	4
52.284	ضم شدہ اضلاع کے لیے تیز تر عملدرآمد پروگرام (AIP) (Accelerated Implementation Program)	5
150.020	بیرونی معاونت سے چلنے والے منصوبے (Foreign Project Assistance)	6
5.188	وفاقی حکومت کی امداد سے چلنے والے ترقیاتی منصوبے (Federal PSDP)	
524.292	کل میزان (Total)	

جناب اسپیکر!

تمام صوبائی جاری اور ترقیاتی اخراجات کا خلاصہ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	اخراجات کی تفصیل	ارب روپے
1	اخراجات جاریہ (Current Expenditure)	1645.708
2	ترقیاتی اخراجات (Development Expenditure)	524.292
	کل میزان(Total)	**2170.000**

جناب اسپیکر!

یہ بجٹ عمران خان صاحب کے وژن کو مدنظر رکھتے ہوئے نو اہم Thematic Areas کے گرد ترتیب دیا گیا ہے۔

جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

- امن و امان، پولیسنگ اور عوامی تحفظ
- نوجوانوں کو با اختیار بنانا۔
- احساسِ عوام: گڈ گورننس، عوامی خدمات اور سماجی تحفظ
- علاقائی تفاوت کا خاتمہ
- معاشی ترقی اور روزگار کے مواقع

- آبی وسائل کا تحفظ
- پینے کا صاف پانی۔ سب کے لیے
- موسمیاتی استحکام اور گرین گروتھ
- ڈیجیٹل خیبر پختونخوا

یہ سال انشاءاللہ خیبر پختونخوا کے لئے امن، خوشحالی اور ترقی کا سال ہو گا۔

جناب اسپیکر!

سیکیورٹی اور پولیسنگ کے نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور شہریوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

- صوبے میں امن وامان کی صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے پولیس کے بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے۔ مالی سال 23-2022 میں پولیس کا بجٹ 67 ارب روپے تھا جو مالی سال 27-2026 کے لئے بڑھا کر 191.393 ارب روپے کر دیا گیا ہے جو 185 فیصد کا اضافہ ہے۔
- مالی سال 27-2026 میں پولیس پروکیورمنٹ پلان کے لئے 14.5 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں جدید اسلحہ اور گولہ بارود کی خریداری کے لیے 7.774 ارب روپے، بلٹ پروف گاڑیوں، اے پی سیز اور ٹروپ کیریئرز کی خریداری کے لئے 1.817 ارب روپے، تھرمل کیمرے، ڈرونز، اینٹی ڈرون

سسٹمز، جیمرز اور مواصلاتی آلات سمیت جدید ٹیکنالوجی کے لیے 3.562 ارب روپے اور پولیس اہلکاروں کی حفاظت کے لیے بلٹ پروف جیکٹس اور ہیلمٹس کی خریداری کے لئے 1.276 ارب روپے شامل ہیں۔

- اسی طرح پولیس ماہانہ آپریشنل سپورٹ کے لئے 7.9 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- ڈسٹرکٹ اپر اور لوئر ساوتھ وزیرستان، اورکزئی اور کرم کے لئے جدید سیف سٹی کے قیام کے لیے 1.78 ارب روپے جبکہ ڈسٹرکٹ خیبر، مہمند، باجوڑ کے لئے 1.6 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- ڈرون ٹیکنالوجی کی مدد سے پولیسنگ اور پٹرولنگ کا نظام متعارف کرنے کے لئے 1 ارب کی لاگت کا منصوبہ شروع کیا جارہا ہے۔
- پشاور میں فارینزک سائنس لیبارٹری کے قیام کے لیے 600 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر!

حکومت نے نوجوانوں کو بااختیار بنانے، انکے لئے روزگار کے مواقع بڑھانے، ہنر مندی کے فروغ اور کھیلوں و کاروباری سرگرمیوں کی سہولت کے لیے جامع پیکج تشکیل دیا ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

- پبلک سیکٹر یونیورسٹیز کیلئے گرانٹ ان ایڈ کی مد میں رواں مالی سال میں 10 ارب روپے مختص ہیں جو آئندہ مالی سال کے لئے بڑھا کر 11.846 ارب کر دیے گئے ہیں۔
- 14 نئے گورنمنٹ کالجز کی تعمیر کے لئے 362 ملین مختص کئے گئے ہیں۔
- اسی طرح آئندہ مالی سال کے بجٹ میں نوجوانوں کے لیے 1.5 ارب روپے کی لاگت سے انٹرن شپ پروگرام شروع کیا جارہا ہے۔
- مہمند اور اپر ساؤتھ وزیرستان میں ڈسٹرکٹ اسپورٹس کمپلیکسز کی تعمیر کا منصوبہ بھی شامل ہے۔
- ہزارہ ڈویژن میں 8 تحصیل پلے گراؤنڈز کے قیام کے پروگرام کے لیے 150 ملین روپے مختص ہیں۔
- خیبر انسٹی ٹیوٹ آف اپلائیڈ اینڈ ماڈرن سائنسز کے نام سے جدید تعلیمی ادارے کے قیام کا منصوبہ شامل ہے جس کی کل لاگت 5 ارب روپے ہے۔
- ماڈل کالجز میں طلبہ کو ڈیجیٹل مہارتوں سے لیس کرنے کے منصوبہ کے لیے 40 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔
- 5 ارب روپے کی لاگت سے صوبے کے پہلے ٹرائبل میڈیکل کالج کا قیام عمل میں لایا جائے گا جس کے لیے مالی سال 27-2026 میں 380 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

- نوجوانوں میں سپورٹس ٹیلنٹ بڑھانے کیلئے گڈ گورننس روڈ میپ کے تحت 110 ملین مختص کئے گئے ہیں۔
- اسی طرح گڈ گورننس روڈ میپ کے تحت گریجویٹس کے لئے روزگار کے حصول کو یقینی بنانے کے لئے اور انکی بین الاقوامی تعلیمی اداروں میں تعلیم اور روزگار سے متعلق رابطہ کے فروغ کے لئے 200 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- یونیورسٹی طلبا کے لئے مارک اپ فری سبسڈی کی مد میں 2 ارب مختص کئے گئے ہیں جسکے تحت 10،000 طلباء کو 5 لاکھ فی طالب علم کے حساب سے رقم فراہم کی جائے گی۔
- مالی سال 27-2026 میں زرعی گریجویٹس کو مارک اپ فری قرضہ کی فراہمی کے لئے 225 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر!

گڈ گورننس، سروس ڈلیوری میں بہتری اور سماجی تحفظ کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے "احساس عوام کا" پروگرام کے تحت متعدد اہم اقدامات تجویز کیے گئے ہیں، جو بنیادی انفراسٹرکچر، شہری سہولیات، عوامی خدمات اور کمزور طبقات کی معاونت پر مشتمل ہیں۔

- مالی سال 27-2026 میں گڈ گورننس اقدامات کے لیے مجموعی طور پر 19.3 ارب روپے مختص ہیں۔ یہ سرمایہ کاری عوامی خدمات کی فراہمی میں بہتری، شفافیت، ڈیجیٹلائزیشن، ادارہ جاتی اصلاحات اور مؤثر حکمرانی کے فروغ میں اہم کردار ادا کرے گی۔
- TDPs کے لیے آئندہ مالی سال میں 17 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں، جو وفاق کی جانب سے ادا کیے جانے والے فنڈز ہیں۔ تاہم یہ امر افسوسناک ہے کہ وفاق نے یہ رقم 2022 سے تاحال جاری نہیں کی۔ اس فورم کے ذریعے میں وفاق سے پُرزور درخواست کرتا ہوں کہ اس واجب الادا رقم کو جلد از جلد جاری کیا جائے۔
- "احساس مستحقین" کے پروگرام کے لئے 15 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- "احساس ماں، نئی زندگی، نئی امید" پروگرام کے لئے 1 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس کے ذریعے ماؤں کو ان کے پہلے دو بچوں کی پیدائش پر فی بچہ 20,000 روپے مالی معاونت فراہم کی جائے گی۔
- خصوصی طلبہ کے اسکولوں کی بہتری کے پروگرام کے لیے 100 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

- معذور افراد اور بیوہ خواتین کے لیے مارک اپ فری کاروباری قرضوں کا پروگرام بھی شامل ہے جس کے لیے 230 ملین روپے مختص ہیں۔
- 1.1 ارب کی لاگت سے پانچ عدد ز مونگ کور کمپلیکسز تعمیر کئے جائیں گے۔
- صحافیوں کی فلاح و بہبود کے لئے 1 ارب روپے کے 2 منصوبے شامل کئے گئے ہیں جسکے لئے 250 ملین روپے مختص ہیں۔
- گڈ گورننس روڈمیپ کے تحت سماجی فلاح و بہبود کے محکمہ کے لئے مجموعی طور پر 387 ملین روپے مختص ہیں جس میں خواجہ سراؤں کے لئے فلاحی اقدامات کی مد میں 100 ملین روپے بھی شامل ہیں۔
- صحت کارڈ پلس پروگرام کا بجٹ 41 ارب روپے سے بڑھا کر آئندہ مالی سال میں 50.4 ارب روپے کر دیا گیا ہے، جبکہ مالی سال 25-2024 میں یہ بجٹ 34 ارب روپے تھا۔ اس طرح حکومت خیبر پختونخوا کا صحت کارڈ پر تین مالی سالوں میں (25-2024 سے آئندہ مالی سال تک) مجموعی خرچ 125.4 ارب روپے ہو گا۔
- سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی فراہمی کے لیے مختص فنڈ 11.943 ارب روپے سے بڑھا کر 14.263 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔
- اسپتالوں کی انتظامی بہتری کے نظام کو مزید 72 اسپتالوں تک توسیع دی جا رہی ہے، تاکہ خدمات کی فراہمی کو مزید مؤثر، شفاف اور کارکردگی پر مبنی بنایا جاسکے۔

- 2819ڈاکٹرز، ڈینٹل سرجنز اور نرسز کی کونٹریکٹ پر بھرتی کا عمل بھی جاری ہے۔
- ایم ٹی آئیز کے لیے بجٹ 65 ارب روپے سے بڑھا کر 80 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔
- کیٹگری -ڈی ہسپتال جمرود کی ٹیچنگ ہسپتال میں اپ گریڈیشن 9.9ارب کی لاگت سے کی جائے گی۔
- پشاور میں نئے جنرل ہسپتال کی تعمیر کے لیے 4 ارب روپے کا منصوبہ شامل کیا گیا ہے جس کے لئے 270 ملین روپے مختص ہیں۔
- کینسر کے مریضوں کے مفت علاج کے لیے 200 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔
- فنکشنل BHUsاور RHCs کی ریومپنگ کے لئے 11 ارب روپے کی لاگت کے چار منصوبے شروع کئے جارہے ہیں جس کے لئے 825 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- گڈ گورننس روڈ میپ کے تحت صحت کے شعبہ میں مختلف اقدامات کے لئے مجموعی طور پر 1.355 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- چیف منسٹر اِنیشی ایٹو فار آوٹ آف اسکول چلڈرن کے لئے 5 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔
- مفت نصابی کتب کی فراہمی کے لئے 8.5 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

- گڈ گورننس روڈ میپ کے تحت ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے لئے مجموعی طور پر 10.34 ارب روپے مختص ہیں جس میں کم کارکردگی والے اسکولوں کے انتظام و انصرام میں بہتری کے لئے 3.29 ارب روپے، پرائمری اسکولوں میں اساتذہ کی فراہمی کے لئے 1.7 ارب روپے ، تعلیم کارڈ پروگرام کے لئے 360 ملین روپے اور پیرنٹ ٹیچر کونسلز کی استعداد کو بڑھانے کے لئے کل 6.148 ارب روپے شامل ہیں۔
- صوبے کے ضم اور دیگر اضلاع میں 10 ارب کی لاگت سے 72 چیف منسٹر ماڈل اسکولز کا قیام عمل میں لایا جائے گا جس کے لئے 1 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- ضم اضلاع میں اسکولوں کی اپ گریڈیشن کے منصوبہ کے لیے 182 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔
- انصاف فیمیل اینڈ آرفن ایجوکیشن کارڈ کے لئے 385 ملین کی رقم مختص کی گئی ہے۔
- پشاور کی عظمت رفتہ کو بحال کرنے کے لئے اگلے مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں "پشاور ریوائٹلائزیشن پلان "کے تحت 120 ارب روپے کی لاگت کے 29 منصوبے شامل ہیں جن کے لئے 36 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

- رنگ روڈ-جی ٹی روڈ انٹر سیکشن پر لیول-II فلائی اوور کی تعمیر کے لئے 7ارب روپے مختص ہیں۔
- رنگ روڈ پر مختلف جگہوں پر انڈر پاسسز کی تعمیر کے لئے 4.8ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- پشاور میں نئے رنگ روڈ کی تعمیر کا منصوبہ بھی زیر تجویز ہے۔
- پشاور میں رامداس چنگی، لاہوری چوک اور یونیورسٹی روڈ پر انڈر پاسز کی تعمیر کے لیے 3.799ارب روپے مختص ہیں۔
- رنگ روڈ کے مسنگ لنک (فیز III) کی تعمیر کے لیے 1.5 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔
- پشاور میں بجلی کی کیبل کو زیر زمین منتقل کرنے کے منصوبہ کے لیے 1 ارب روپے مختص ہیں۔
- بی آر ٹی آپریشنل سبسڈی اور بسوں کی خریداری کے لئے 7.5 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔
- ڈویژنل ہیڈ کوارٹر زمیں پبلک سیکٹر ٹرانسپورٹ کی بہتری کے لئے 2 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- ریسکیو سروسز کی تمام تحصیلوں میں توسیع کے لیے 2.2ارب روپے کی لاگت کے 15 منصوبے شامل کئے گئے ہیں جس کے لئے 755 ملین روپے مختص ہیں۔

- گڈ گورننس روڈ میپ کے تحت مائننگ ریسکیو سروسز کی استعدار کار بڑھانے کے لئے 200 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- 22.2 ارب روپے کی گرانٹ لوکل کونسلز کے لیے مختص کی گئی ہے جبکہ واٹر سپلائی اینڈ سینی ٹیشن کمپنیز (WSSCs) اور واٹر اینڈ سینی ٹیشن سروسز پشاور (WSSP) کے لیے 6.6 ارب روپے بطور گرانٹ مختص کیے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر!

صوبائی حکومت اضلاع کی سطح پر تفویض شدہ محکموں کو انکی تمام ضروریات کو پورا کرنے کے لئے فنڈز فراہم کررہی ہے۔ موجودہ مالی سال کے دوران ضلعی اور تحصیل سطح پر تفویض شدہ محکموں کے اخراجات کی مد میں 343 ارب روپے جاری کیے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر!

صوبے کے پسماندہ اور دورافتادہ علاقوں میں ترقیاتی خلا کو کم کرنے، معاشی مواقع بڑھانے اور سماجی واقتصادی بہتری کے لیے متعدد اہم منصوبے شامل کیے گئے ہیں۔

- صوبے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہزارہ کے عوام کی محرومیوں کا ازالہ کرنے کے لئے 200 ارب روپے کی لاگت سے "خوشحال ہزارہ" پروگرام کے تحت 119 منصوبے شامل کئے گئے ہیں جس کے لئے 4.2 ارب روپے مختص ہیں۔

- اپر چترال کی تاریخ میں پہلی دفعہ 5 ارب کی لاگت کا "انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ پیکیج" دیا جا رہا ہے جس کے لیے 200 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔
- ضم شدہ اضلاع اور سب ڈویژنز میں روخانہ قبائل انٹیگریٹڈ ڈیولپمنٹ پیکج کے تحت 31.5 ارب کی لاگت کے منصوبے شامل کئے گئے ہیں۔
- ضم شدہ علاقوں کے لیے جامع ترقیاتی پیکیجز کے پروگرام کے لیے 235 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- ضم شدہ اضلاع میں احساس نوجوان پروگرام کے لیے 200 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- ہنگو، لکی مروت، کوہاٹ، ہری پور، صوابی اور کرک میں علاقائی ترقی کے 11 منصوبوں کے لئے مجموعی طور پر 6.8 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر!

معاشی نمو، روزگار کے مواقع اور نجی سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے حکومت نے سیاحت، زراعت، معدنیات اور صنعتی ترقی کے شعبوں میں متعدد اہم منصوبوں پر کام شروع کیا ہے۔

- صوبے میں انفراسٹرکچر کی ترقی کے لیے سڑکوں کے شعبے میں مجموعی طور پر 52.9 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں، جن کے ذریعے 243 نئے اور 482 جاری منصوبوں پر عملدرآمد کیا جائے گا۔
- حکومت نے ہزارہ ڈویژن میں سیاحتی علاقوں تک رسائی کے لیے سڑکوں کی تعمیر کا منصوبہ شروع کیا ہے، جس کی مجموعی لاگت 8.92 ارب روپے ہے مالی سال 27-2026 کے لئے 920 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- Sustainable Development of Mulagouri Marble cluster کے لیے 100 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- ضم اضلاع میں سیاحت کے فروغ کے لئے 800 ملین روپے کی لاگت کا منصوبہ شامل کیا گیا ہے۔
- رورل اکنامک ٹرانسفارمیشن پلان کے لیے میں 770 ملین روپے فراہم کیے جائیں گے۔
- مہمند ماربل سٹی کے قیام کے لیے 140 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- Promotion of Dryland Farming Practices in Southern Districts کے لیے 300 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔
- Khyber Pakhtunkhwa Integrated Tourism Development Project (KITE) کے لئے 3 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

- زرعی اصلاحات اور خواتین کی معاشی ترقی کے فروغ کے لیے 100 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- اقلیتی برادریوں کے سماجی تحفظ اور معاشی خود کفالت کے پروگرام کے لیے 51.5 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔
- ویمن اکنامک امپاورمنٹ انڈومنٹ فنڈ کے لئے 100 ملین مختص کئے گئے ہیں۔
- "احساس کسان کا" پروگرام کے لئے 2 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جو ڈی اے پی کھاد کی سبسڈی کی مد میں استعمال کئے جائیں گے۔
- 2 ارب روپے بیرونِ ملک جانے کے خواہش مند شہریوں کو بلا سود قرض فراہم کرنے کے لیے مختص کیے گئے ہیں، جس کے ذریعے تیس ہزار اوورسیز ورکرز کو فی کس 5 لاکھ روپے فراہم کیے جائیں گے۔

جناب اسپیکر!

"صاف پینے کا پانی۔ سب کے لئے " کے وژن کے تحت مندرجہ زیل اقدامات کئے گئے ہیں:

- صاف پینے کے پانی کی فراہمی کے منصوبوں کے لیے ترقیاتی بجٹ میں مجموعی طور پر 12.712 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں، جن کے ذریعے 55 نئے اور 53 جاری منصوبوں پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

- کوہاٹ میں واٹر سپلائی کے لیے 3.8 ارب روپے کی مجموعی لاگت کے 2 منصوبے شامل کئے گئے ہیں جس کے لئے 150 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- تیمر گرہ سٹی میں صاف پانی کی فراہمی کے لیے 2.5 ارب کی لاگت کا منصوبہ شامل کیا گیا ہے۔
- موجودہ ڈرنکنگ واٹر سپلائی اسکیمز میں پانی ذخیرہ اور تقسیم کے نظام کی بہتری کے لیے 100 ملین روپے مختص ہیں۔
- دیر اپر ٹاؤن اور واڑی میں 3.3 ارب کی لاگت کے 2 واٹر سپلائی منصوبے شامل کئے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر!

ماحولیاتی تحفظ، موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات سے نمٹنے، گرین انرجی کے فروغ اور پائیدار ترقی کے لیے مندرجہ زیل اقدامات تجویز کئے گئے ہیں:۔

- ترقیاتی بجٹ میں ماحولیات کے شعبے میں 98.99 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں، جن کے ذریعے 4 نئے اور 3 جاری منصوبوں پر کام کیا جائے گا۔
- ضم شدہ اضلاع میں گھروں کی سولرائزیشن کے منصوبہ کے لیے 13.23 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

- تیراہ ویلی میں مائیکرو ہائیڈل پاور اسٹیشنز کی بحالی کے منصوبہ کے لیے 130 ملین روپے مختص ہیں۔
- خیبر پختونخوا سولرائزیشن آف ہاؤسز انیشی ایٹو فیز I (100٪ سبسڈائزڈ) کے لیے 1 ارب روپے جبکہ خیبر پختونخوا سولرائزیشن آف ہاؤسز انیشی ایٹو فیز I (50٪ سبسڈائزڈ) کے لیے 410 ملین روپے مختص ہیں۔
- قدرتی آفات سے نمٹنے اور پیشگی اقدامات کے لیے 258 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔
- بی آر ٹی کے لئے الیکٹرک بسوں کی خریداری کے لیے 4.989 ارب روپے کی لاگت کا منصوبہ شامل ہے۔
- الیکٹرک بائیکس اور رکشوں کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے 2.5 ارب روپے مارک اپ فری سبسڈی کی مد میں مختص کئے گئے ہیں۔
- Debt Management Fund کی طرز پر قدرتی وہنگامی آفات کے خطرات سے نمٹنے کے لیے فنڈ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس کے لئے 12 ارب روپے مختص ہیں۔

جناب اسپیکر!

دیہی و شہری علاقوں میں پانی کے مؤثر استعمال، آبپاشی کے نظام کی بہتری اور آبی وسائل کے تحفظ کے لیے متعدد ڈیمز، کینال سسٹمز اور واٹر ریچارج منصوبے شامل کیے گئے ہیں۔ اس مقصد کے لیے رواں سال کے ترقیاتی بجٹ میں 22.775 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں، جن کے ذریعے 71 نئے اور 164 جاری منصوبوں پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ میں اس معزز ایوان کے سامنے ان میں سے چند اہم منصوبوں کی تفصیلات پیش کرتا ہوں۔

- ڈسٹرکٹ مردان میں 3 ارب کی لاگت سے سرخاوئی ڈیم کا منصوبہ شامل کیا گیا ہے جس کے لئے 200 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- ڈسٹرکٹ ہری پور میں 1.45 ارب روپے کی لاگت سے برواسا ڈیم کا منصوبہ شامل کیا گیا ہے۔
- ڈسٹرکٹ ہنگو میں 7.4 ارب روپے کی لاگت سے تورہ واری ڈیم کا منصوبہ شامل کیا گیا ہے۔
- کنسٹرکشن آف لیگوانی ڈیٹنشن / ریچارج ڈیم ڈسٹرکٹ بونیر کے تحت زیر زمین پانی کی سطح کی بحالی کا منصوبہ شامل ہے جس کے لیے 200 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

- خان میر کلے ڈیم ڈسٹرکٹ اورکزئی کی تعمیر کے لیے 7.4 ارب روپے کی لاگت کا منصوبہ شامل کیا گیا ہے۔
- خان کوٹ ڈیم ڈسٹرکٹ ساؤتھ وزیرستان کی تعمیر کے لیے 1.5 ارب روپے کی لاگت کا منصوبہ شامل کیا گیا ہے۔
- ضم شدہ اضلاع میں زرعی پانی کے مؤثر استعمال اور آبی ذخائر کے تحفظ کے لیے 1.20 ارب روپے کی لاگت کا منصوبہ شامل کیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر!

ڈیجیٹل کے پی کے تحت حکومت نے ٹیکنالوجی پر مبنی خدمات کی فراہمی، جدید گورننس کے فروغ اور ڈیجیٹل معیشت کی ترقی کے لیے جامع اقدامات تجویز کیے ہیں، تاکہ عوامی خدمات کی مؤثر فراہمی اور معیشت کی جدید خطوط پر منتقلی کو یقینی بنایا جا سکے۔

- آرٹیفیشل انٹیلیجنس اتھارٹی کے قیام کے لئے 1 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- ڈیجیٹل سٹی ہری پور کے قیام کے لئے 221 ملین روپے مختص ہیں۔
- پشاور میں فری پبلک وائی فائی کی سہولت فراہم کرنے کے کے لئے 500 ملین روپے مختص ہیں۔
- گڈ گورننس روڈ میپ کے تحت ڈیجیٹل لینڈ ریکارڈ سسٹم کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے 375 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

- ایمر جنسی سروسز کی ڈیجیٹل انٹیگریشن کے لئے 300 ملین روپے کی لاگت کا منصوبہ شامل ہے۔
- خیبر پختونخوا سائبر سیکیورٹی آپریشن سینٹر کے قیام کے لئے 900 ملین روپے کی لاگت کا منصوبہ شامل ہے۔
- ضم شدہ اضلاع ڈیجیٹل کنیکٹ فیز II کے منصوبہ کے لیے 33.5 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔
- ڈیجیٹل پنشن اور پے رول مینجمنٹ سسٹم کے لئے 50 ملین مختص کئے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر!

ضم شدہ اضلاع کی ترقی اور خوشحالی ہماری حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔

اسی عزم کے تحت مالی سال 27-2026 میں ضم شدہ اضلاع کے لیے سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) کے تحت 29 ارب روپے جبکہ ایکسلریٹڈ امپلیمنٹیشن پروگرام (AIP) کے تحت 52 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں تاہم یہاں میں واضح کرتا چلوں کہ وفاقی حکومت کی طرف سے AIP کی مد میں صرف 27 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

مزید برآں، ضم شدہ اضلاع کے جاری اخراجات کے لیے 180 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 12.5 فیصد زیادہ ہیں۔ یہ نمایاں سرمایہ

کاری اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ حکومت ضم شدہ اضلاع کو قومی دھارے میں شامل کرنے اور وہاں کے عوام کو بہتر خدمات، روزگار کے مواقع اور خوشحالی فراہم کرنے کے لیے پُرعزم ہے۔

جنابِ اسپیکر!

اب میں اس معزز ایوان کے سامنے مختلف محکموں کے مالی سال 2026-27 کے بجٹ کا 2025-26 کے بجٹ سے تقابلی جائزہ پیش کرنا چاہوں گا۔

- محکمہ صحت کا بجٹ 275.790 ارب روپے سے بڑھا کر 334.872 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔
- تعلیم کا مجموعی بجٹ 419.739 ارب روپے سے بڑھا کر 468.379 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔
- محکمہ پولیس کا بجٹ 164.522 ارب سے بڑھا کر 191.393 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔
- محکمہ ہوم اور ٹرائبل افیئرز کا بجٹ 15.154 ارب سے بڑھا کر 29.679 ارب روپے کر دیا گیا ہے
- لوکل گورنمنٹ کا بجٹ 56.217 ارب سے بڑھا کر 90.473 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔

- محکمہ زکوٰۃ کا بجٹ 19.113 ارب سے بڑھا کر 28.254 ارب روپے کر دیا گیا ہے
- محکمہ ٹرانسپورٹ کا بجٹ 10.102 ارب سے بڑھا کر 14.577 ارب روپے کر دیا گیا ہے
- محکمہ انرجی اینڈ پاور کا بجٹ 29.139 ارب سے بڑھا کر 42.934 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔
- محکمہ زراعت کا بجٹ 25.036 ارب سے بڑھا کر 29.438 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔

جنابِ اسپیکر!

بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیش نظر حکومت نے عوام اور ملازمین کو ریلیف دینے کے لیے درج ذیل اقدامات تجویز کیے ہیں:

- سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 7 فیصد اضافے کی تجویز ہے۔ مزید بر آں، ایڈہاک ریلیف 2022 اور ایڈہاک ریلیف 2025 کو بنیادی تنخواہ میں ضم کرنے کی بھی تجویز پیش کی جا رہی ہے۔
- پنشن میں بھی 7 فیصد اضافے کی تجویز ہے۔
- کنوینس الاؤنس میں 50 فیصد اضافے کی تجویز ہے۔

- اسپیشل کنوینس الاؤنس کو 6 ہزار روپے سے بڑھا کر 10 ہزار روپے کرنے کی بھی تجویز دی گئی ہے۔
- سیکرٹریٹ ملازمین کی رہائش کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ہاؤس ریکوزیشن الاؤنس متعارف کرنے کی بھی تجویز ہے۔
- وفاقی حکومت نے کم از کم اجرت 40,700 روپے مقرر کی ہے جبکہ حکومت خیبر پختونخوا نے غریب اور محنت کش طبقے کو ریلیف فراہم کرنے کے لیے کم از کم اجرت 40,000 روپے سے بڑھا کر 45,000 روپے کرنے کی تجویز دی ہے۔

جناب اسپیکر!

مالی سال 27-2026 کے بجٹ میں محصولات کی مد میں 182.41 ارب روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے جو کہ پچھلے سال کے مقابلے میں 50 ارب زیادہ ہے حکومت کے اقدامات کی وجہ سے پچھلے 2 سال میں محصولات کو 2 گُنا بڑھا دیا گیا ہے۔

اس تخمینے کی بنیادی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

- حکومت کے ویژن کے مطابق کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔
- حکومت خیبر پختونخوا نے کاروباری برادری کو نمایاں مالی ریلیف فراہم کرنے کے لیے، انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس کی شرح 2 فیصد سے کم کر کے صرف 0.75 فیصد کرنے کی تجویز دی ہے، جس کے نتیجے میں سیس کے بوجھ میں 62 فیصد سے

زائد کمی واقع ہو گی۔ یہ اقدام کاروبار کرنے کی لاگت کم کرنے، سرمایہ کاری کو فروغ دینے اور صوبے میں معاشی سرگرمیوں کو مزید مستحکم بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ مجوزہ 0.75 فیصد شرح ملک میں انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس کی کم ترین شرح ہو گی، جس سے خیبر پختونخوا سرمایہ کاری، تجارت اور صنعت کے لیے ایک زیادہ پرکشش صوبہ بن جائے گا۔ اس ریلیف پیکج سے کاروباری اعتماد میں اضافہ، زیر التواء تنازعات کے خاتمے اور صوبے میں پائیدار معاشی ترقی کی راہ ہموار ہونے کی توقع ہے۔

- 5 مرلے تک کی رہائشی اور کمرشل پراپرٹیز کو پراپرٹی ٹیکس میں چھوٹ دی گئی ہے۔ جس سے تقریباً 2 لاکھ گھرانے مستفید ہونگے۔
- ہوٹل بیڈ ٹیکس کو 7 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کر دیا گیا ہے۔
- کم از کم ماہانہ آمدنی والے افراد پر پروفیشنل ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ بنیادی پے اسکیل 1 تا 6 کے ملازمین کو بھی پروفیشنل ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔
- صنعتی عمارتوں کے لیے ٹیکس بقایاجات پر 30 فیصد چھوٹ دی گئی ہے۔
- یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت خیبر پختونخوا نے سابقہ فاٹا اور پاٹا کے لیے ٹیکس میں ریلیف پالیسی کو برقرار رکھا ہے۔ اور مالی سال 27-2026 میں بھی ان علاقوں پر کوئی نیا ٹیکس نافذ نہیں کیا گیا۔

جنابِ اسپیکر!

اب میں معزز اراکینِ اسمبلی کے سامنے بجٹ 27-2026 کے کل محصولات اور اخراجات کا خلاصہ پیش کرتا ہوں:

نمبر شمار	محصولات کی تفصیل	ارب روپے
1	کل محصولات (Total Receipts)	2122
2	کل اخراجات (اخراجاتِ جاریہ + ترقیاتی اخراجات) (Total Expenditure – Current + Development)	2170

جنابِ اسپیکر!

آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 48 ارب روپے کا خسارہ متوقع ہے۔ حکومت اس خسارے کو اپنی بچت سے پورا کرے گی اور اسکے لئے کوئی قرض نہیں لے گی۔

جنابِ اسپیکر!

اب میں اس معزز ایوان کے سامنے صوبہ خیبر پختونخوا کی جانب سے وفاقی حکومت سے اہم مطالبات کو ایک بار پھر مؤثر انداز میں اجاگر کرنا چاہتا ہوں، کیونکہ انہی اقدامات پر ہمارے مالی استحکام اور ترقیاتی اہداف کا انحصار ہے۔

صوبائی حکومت قبائلی اضلاع کے انضمام کے بعد مسلسل یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ ضم شدہ اضلاع کے لیے فنڈنگ این ایف سی کے طے شدہ طریقہ کار کے مطابق فراہم

کی جائے۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایک طرف وفاق اپنے وعدوں کے مطابق وسائل فراہم نہیں کر رہا، اور دوسری طرف 25ویں آئینی ترمیم کے تحت جائز حصہ بھی مکمل طور پر ادا نہیں کیا جا رہا۔

جنابِ اسپیکر!

10th این ایف سی ایوارڈ کی مدت جولائی 2025 میں ختم ہو چکی ہے۔ اور 11th این ایف سی تشکیل دیا جا چکا ہے لیکن ابھی تک 11th این ایف سی ایوارڈ پر کوئی خاطر خواہ پیش رفت نہیں ہوئی ہے اور اس تاخیر کے باعث ضم شدہ اضلاع کی محرومیاں مزید بڑھ رہی ہیں۔ ملک کے دیگر حصوں میں بجٹ میں اضافہ ہو رہا ہے، مگر ان علاقوں کو آبادی کے تناسب سے ان کا حق نہیں دیا جا رہا۔ رواں مالی سال میں صوبائی حکومت نے اپنے محدود وسائل سے تقریباً 30 ارب روپے ضم شدہ اضلاع کی ضروریات پر خرچ کیے۔

جنابِ اسپیکر!

خیبر پختونخوا حکومت کی کوششوں سے قومی اقتصادی کونسل کے حالیہ اجلاس میں وزیر اعظم پاکستان نے 6 ماہ میں این ایف سی ایوارڈ کو مکمل کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ اگر یہ ایوارڈ اس مدت میں مکمل نہ ہوا تو ضم شدہ اضلاع کا آئینی حصہ 7th این ایف سی ایوارڈ میں شامل کر لیا جائے گا۔ ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ 11th این ایف سی ایوارڈ کو وزیر اعظم کے وعدے کے مطابق طے شدہ مدت میں مکمل کیا جائے۔

جنابِ اسپیکر!

مزید، ہم اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ مشترکہ مفادات کونسل کا اجلاس جلد از جلد بلایا جائے تاکہ صوبے کے اہم معاشی مسائل جیسے کہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ (NHP)، Tobacco Cess، تیل کی رائلٹی (Excise Duty on Oil) جن کی مد میں وفاق کے ذمہ اربوں روپے کے بقایاجات واجب الادا ہیں، کا بروقت فیصلہ ہو سکے۔

جنابِ اسپیکر!

اپنی گفتگو کو سمیٹتے ہوئے میں اس معزز ایوان کے تمام اراکین سے پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ آئیں، ہم سب مل کر اپنے صوبے کے عوام کے لیے ایک خوشحال، مضبوط اور روشن مستقبل کی بنیاد رکھیں۔ یہ بجٹ محض اعداد و شمار کا مجموعہ نہیں، بلکہ ہماری اجتماعی بصیرت، معاشی استحکام اور سماجی انصاف کے عزم کا ایک جامع اور واضح روڈمیپ ہے۔

ہم نے تعلیم، صحت، انفراسٹرکچر اور ماحولیاتی تحفظ جیسے بنیادی شعبوں میں ٹھوس اور بامقصد اصلاحات کو ترجیح دی ہے، تاکہ ترقی کے ثمرات بلاامتیاز معاشرے کے ہر طبقے تک پہنچ سکیں۔ بالخصوص وہ طبقات جو طویل عرصے سے ترقی کے ثمرات سے محروم رہے ہیں۔

اپنی گفتگو کا اختتام میں ایک شعر سے کرتا ہوں:

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

پاکستان تحریک انصاف پائندہ باد
پاکستان زندہ باد

--*-*-*-*-*-*